ہفت وار رسالہ:468
WEEKLY BOOKLET:468

امام غزالی

کی سنہری باتیں (قسط:2)

(امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "احیاء العلوم" سے ماخوذ
علم، عمل، آداب اور باطنی اصلاح کا خوبصورت گلدستہ)

(صفحات:20)



طالب علم کے آداب 02
نور کے 70 حجابات 06
سب سے پہلی 4 بدعتیں 09
غم کم اور عقل زیادہ 14

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

امام غزالی کی سُنہری باتیں (قسط:2)[1]

دُعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 20 صفحات کا رسالہ "امام غزالی کی سُنہری باتیں" پڑھ یا سُن لے اُس کا دل دنیا کی محبّت اور گناہوں کی نُحوست سے پاک کر دے اور اُس کو ماں باپ اور خاندان سمیت جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلہ عطا فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکّی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے شوق و محبّت کی وجہ سے دن اور رات میں مجھ پر تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔

(معجم کبیر، 18/362، حدیث:928)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

عُلما کی اقسام

علما کی تین قِسمیں ہیں: ﴿1﴾ جو خود کو بھی اور دوسروں کو بھی ہلاک کرنے والے ہیں اور یہ وہ ہیں جو علانیہ دنیا کی ترغیب دلاتے اور اس کی طرف مُتوجّہ رہتے ہیں۔ ﴿2﴾ جو خود بھی سعادت مند ہوتے ہیں اور دوسروں کی بھی خوش بختی کا ذریعہ بنتے ہیں اور یہ وہ ہیں جو ظاہر و باطن میں لوگوں کو اللہ پاک کی طرف بُلاتے ہیں۔ ﴿3﴾ جو خود ہلاک ہوتے ہیں مگر

1 ... یہ رِسالہ المدینۃُ العلمیہ کی کتاب "اِحیاءُ العلوم (اردو) جلد:1" سے تیار کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

دوسروں کی سعادت مندی کا ذریعہ بنتے ہیں اور یہ وہ ہیں جو آخرت کی طرف بلاتے ہیں۔ یہ بظاہر تو دنیا چھوڑ چکے ہوتے ہیں لیکن دل میں لوگوں میں مقبولیت اور جاہ و حَشْمَت کی تمنّا رکھتے ہیں۔(احیاءالعلوم،1/172)

مُشرِک ناپاک ہیں

قرآنِ پاک میں ہے:"بے شک مُشرک ناپاک ہیں" (پ10،التوبۃ:28) اُن کا باطن ناپاک ہوتا ہے اگرچہ ظاہر صاف ہو۔(احیاءالعلوم،1/173 ملخصًا)

طالبِ علم کے آداب

شاگرد کے ظاہری آداب:﴿1﴾ دِل کو بُرے اخلاق اور بُری صفات سے پاک کرنا۔ ﴿2﴾ دُنیاوی مشغولیات سے حَتَّی الْمَقْدور بچنے کی کوشش کرنا۔﴿3﴾ علم پر تکبُّر نہ کرنا۔ ﴿4﴾ اِبتداءً لوگوں کے اختلافات پر دھیان نہ دینا۔﴿5﴾ عمدہ علم کے ہر فن اور ہر قسم کو جاننے کی کوشش کرنا۔﴿6﴾ ترتیبِ عُلوم کا لحاظ رکھنا اور سب سے پہلے اہم کو شروع کرنا۔﴿7﴾ ایک فن کی تکمیل کے بعد دوسرے فن کی طرف متوجّہ ہونا۔﴿8﴾ افضل عِلم تک پہنچانے والے سبب کی مَعرِفَت حاصل کرنا۔﴿9﴾ باطن کی صفائی۔﴿10﴾ مقصد کی جانب علم کی نسبت کو جاننے کی کوشش کرنا۔(احیاءالعلوم،1/173تا185 ملخصًاوملتقطاً)

علم کو اپنا سب کچھ دے دو

علم تمہیں اپنا بعض اس وقت تک نہ دے گا جب تک تم اسے اپنا سب کچھ نہ دے دو گے اور جب تم اپنا سب کچھ اسے دے دو گے تو تمہیں اس کا بعض مل جائے گا۔

(احیاءالعلوم،1/176)

www.dawateislami.net

علم وعمل کی پہچان

علم باطِنی نگاہوں سے جبکہ عمل ظاہری آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے۔(احیاءالعلوم،1/199)

اُستاذ کے آداب

اُستاذ کے آداب: ﴿1﴾ اُستاذ شاگردوں پر شفقت کرے اور انہیں اپنے بیٹوں جیسا سمجھے۔ ﴿2﴾ اُستاذ، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیروی کرے اور علم پر اُجرت طلب نہ کرے۔ ﴿3﴾ طالبِ علم کو نصیحت کرنے میں کوئی کَسَر نہ چھوڑے۔ ﴿4﴾ جس قدر ممکن ہو اشاروں، کِنایوں میں شاگردوں کو بُرے اَخلاق سے منع کرے، صراحتاً نہ روکے۔(بار بار جھڑکنے سے ہَیبت ختم ہو جاتی ہے) ﴿5﴾ طالبِ علم کے دل میں اس (یعنی جو علم یہ پڑھا رہا ہے اس) کے علاوہ دیگر عُلوم کی بُرائی نہ ڈالے۔ ﴿6﴾ وُہی باتیں بتائے جنہیں وہ سمجھ سکے، عقل سے بالاتر باتیں نہ کرے۔ ﴿7﴾ طالبِ علم کوتاہ فَہم (یعنی کم عقل) ہو تو اُسے واضح بات بتائے جسے وہ آسانی سے سمجھ سکے۔ ﴿8﴾ اُستاذ اپنے علم پر عمل کرتا ہو کہ اُس کے قول وفعل میں یکسانیّت ہو۔ (احیاءالعلوم،1/191تا199 ملخصاً وملتقطاً)

عمل ضروری ہے

حضرتِ سَیِّدُنا امام خلیل بن احمد رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ”آدمی چار قسم کے ہوتے ہیں: ﴿1﴾ جو علم رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اسے علم ہے، وہ عالم ہے اس کی اِتّباع کرو۔ ﴿2﴾ جو علم رکھتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ اسے علم ہے، ایسا شخص سو رہا ہے اسے جگا دو۔ ﴿3﴾ جسے علم نہیں اور وہ جانتا ہے کہ اس کے پاس علم نہیں، ایسا شخص ہدایت کا طالب ہے اسے ہدایت دو۔ ﴿4﴾ وہ شخص جس کے پاس علم نہیں اور اسے معلوم بھی نہیں کہ اس کے پاس علم نہیں، ایسا شخص جاہل ہے اسے چھوڑ دو۔“(احیاءالعلوم،1/203)

www.dawateislami.net

علم عمل کو پکارتا ہے

حضرتِ سُفیان ثَوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: علم عمل کو پکارتا ہے وہ سُن لے تو ٹھیک ورنہ علم چلا جاتا ہے۔(احیاءالعلوم،1/203)

خود پسندی کا خوف

حضرتِ سَیِّدُنا بِشْر حافی رحمۃُ اللہِ علیہ نے 10 سے زیادہ کتابوں کے بستے اور ٹوکرے دفن کر دیئے تھے اور فرماتے تھے: مجھے خواہش ہے کہ میں حدیث بیان کروں اور جب مجھے حدیث بیان کرنے کی خواہش نہ رہے گی تو میں ضرور حدیث بیان کروں گا۔
(احیاءالعلوم،1/210)

اِخلاص والے بھی ڈر رہے ہیں

حضرتِ سَیِّدُنا سَہل بن عبد اللہ تُستَری رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جو مُخلِص ہیں انہیں خوف ہے کہ نہ معلوم ان کا خاتمہ کیسا ہو گا!(احیاءالعلوم،1/210،211)

علم تین ہیں

حدیثِ مبارکہ میں ہے: علم تین ہیں: ﴿1﴾ قرآنِ پاک ﴿2﴾ سنّتِ قائمہ ﴿3﴾ اور یہ کہنا کہ میں نہیں جانتا۔(معجم اوسط،1/284،حدیث:1001)

میں نہیں جانتا

حضرتِ سَیِّدُنا امام شَعْبی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ”لَا اَدْرِیْ (یعنی میں نہیں جانتا) آدھا علم ہے اور معلوم نہ ہونے کی صورت میں جواب نہ دینے والا اجر وثواب میں جواب دینے والے سے کم نہیں کیونکہ لَاعلمی کا اعتراف نَفْس پر بہت مشکل ہے۔

www.dawateislami.net

حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: لَا اَدْرِیْ (یعنی میں نہیں جانتا) عالم کی ڈھال ہے کیونکہ اگر اس نے غلط مسئلہ بتادیا تو ہلاکت میں مُبتَلا ہوگا۔(احیاء العلوم، 1/240)

زیادہ علم والے کی نشانی

حضرتِ ابو سُلیمان رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ”مَعْرِفَت“ (یعنی اللہ پاک کی پہچان) بات چیت سے زیادہ خاموش رہنے کے قریب ہے۔ منقول ہے کہ جب علم زیادہ ہو تو گفتگو کم ہو جاتی ہے اور جب گفتگو زیادہ ہو تو علم کم ہو جاتا ہے۔(احیاء العلوم، 1/245)

سیکھے ہوئے علم پر عمل کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ پاک اسے وہ علم بھی عطا فرما دیتا ہے جو اسے حاصل نہ ہو۔“(حلیۃ الاولیاء، 10/13، حدیث:14320)

بعض پچھلی کتابوں میں لکھا ہے کہ ”اے بنی اسرائیل! یہ نہ کہو کہ علم آسمان پر ہے اسے کون زمین پر اُتارے گا؟ نہ یہ کہو کہ علم زمین کی تہ میں ہے اسے اوپر کون لائے گا؟ نہ یہ کہو کہ سمندر کے اُس پار ہے، سمندر پار کر کے اسے کون لائے گا؟ بلکہ علم تمہارے دلوں میں رکھا گیا ہے۔ میرے (یعنی اللہ پاک کے) سامنے روحانی آداب سیکھو اور نیک بندوں کے اخلاق اپناؤ، میں تمہارے دلوں میں اتنا علم ڈال دوں گا جو تمہیں ڈھانپ لے گا۔“
(احیاء العلوم، 1/247)

حصولِ علم کے ذریعے

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: علم کا اکثر (حصّہ) (اس پر) عمل (کرنے) اور مُجاہدہ (یعنی کوشش) پر ہمیشگی اختیار کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔
(احیاء العلوم، 1/251)

www.dawateislami.net

اللہ دیکھ رہا ہے

انسان تنہائی میں بھی اپنے تمام معاملات میں ادب کو اس شخص کی طرح ملحوظِ خاطر رکھے جو بہت بڑے بادشاہ کے سامنے بیٹھا ہو اور بادشاہ اسے دیکھ رہا ہو تو وہ گردن جھکائے اپنے تمام معاملات میں باادب رہتا اور خلافِ اَدب ہر بات سے بچتا ہے۔ اسی طرح جب وہ یقین کرلے کہ اللہ عَلیم وخَبِیر اس کی خفیہ (یعنی چُھپی) باتوں پر اس طرح مُطَّلع ہے جیسے مخلوق اس کی ظاہری باتوں پر تو وہ اپنے باطنی معاملات میں بھی اس طرح فکر مند ہو گا جس طرح اپنے ظاہری معاملات میں فکر مند ہوتا ہے بلکہ باطن کو سنوارنے، اسے پاکیزہ رکھنے اور مُزَیَّن کرنے میں اس سے زیادہ مبالغہ کرے گا جتنا اپنے ظاہر کو لوگوں کے لئے مُزَیَّن کرنے میں مبالغہ کرتا ہے۔ (احیاء العلوم، 1/258 ملخصاً)

علمِ نافع

منقول ہے کہ "اللہ پاک جس بندے کو علم عطا فرماتا ہے اسے حِلم (یعنی برداشت کرنے کی طاقت)، عاجزی، اچھے اخلاق اور نرمی بھی عطا فرماتا ہے اور یہی علمِ نافع (یعنی فائدہ پہنچانے والا علم) ہے۔" (احیاء العلوم، 1/260)

نفس اور جسم کی مثال

نفس سوار اور جسم سواری کی طرح ہے اور سوار کا اندھا ہونا سواری کے اندھاپن سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ (احیاء العلوم، 1/295)

نُور کے 70 حجابات

رُوح اور اللہ پاک کی صفات کے راز کو جاننا عوام کے بس سے باہر ہے۔ یہ حدیثِ پاک بھی شاید اسی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اللہ پاک کے نور کے 70 حجابات (یعنی پردے) ہیں اگر وہ انہیں ہٹادے تو اس کی تَجَلِّیات تا حدِّ نگاہ سب کچھ جلا دیں۔

(مسلم، ص94، حدیث: 445۔ معجم کبیر، 6/148، حدیث: 5802 مفہوماً۔ احیاء العلوم، 1/334)

www.dawateislami.net

سَتّر سے زیادہ درجے

ایمان کے 70 سے زائد درجے ہیں جن میں سے کَمتر، راستے سے تکلیف دہ چیز دُور کرنا ہے۔(احیاءالعلوم،1/388۔ مسلم،ص45،حدیث:153ملتقطاً)

شرح: مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: پتّھر واینٹ، لکڑی وغیرہ جس سے لوگ اُلجھیں یا ٹھوکر کھائیں دُور کر دینا ثواب ہے۔ ایسے ہی مخلوق کو فائدہ پہنچانا بڑا ثواب ہے حتّٰی کہ پانی پلانا، اسی لئے بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح،1/28)

تعریف پر پُھولنا

سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے عظیم بزرگ حضرتِ سَیِّدُنا سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص باغ میں جائے جہاں ہر قسم کے درخت ہوں، ان پر ہر قسم کے پرندے ہوں اور ہر پرندہ جُدا زبان میں اس شخص سے کلام کرے اور کہے: "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللہ یعنی اے اللہ کے ولی! تم پر سلامتی ہو۔" یہ سن کر اگر اس کا نفس (خود پسندی کی وجہ سے) راحت محسوس کرے تو وہ ان پرندوں کا قیدی ہے۔(احیاءالعلوم،1/392۔اتحاف السادۃ المتقین،2/432)

ایمان کب چِھن جاتا ہے؟

صحابیِ نبی حضرتِ ابو دَرداء رضی اللہُ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ پاک کی قسم! جسے اپنے بُرے خاتمے کا خوف نہیں ہوتا اُس کا خاتمہ بُرا ہوتا ہے۔(احیاءالعلوم،1/394)

سزا بُرا خاتمہ

منقول ہے کہ "بعض گناہوں کی سزا بُرا خاتمہ ہے۔" ہم ان سے اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ "وہ گناہ (جو بُرے خاتمے کا سبب بنتے ہیں) وِلایت و کَرامت کا جھوٹا دعویٰ کرنا ہے۔" (احیاءالعلوم،1/394)

www.dawateislami.net

اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر و ایمان پر خاتمہ

کسی عارف بِاللہ (یعنی اللہ پاک کی پہچان رکھنے والے بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ) کا فرمان ہے کہ اگر مجھے اپنے کمرۂ خاص کے دروازے پر ایمان پر موت مل رہی ہو اور شہادت صدر دروازے (MAIN ENTRANCE) پر مُنتظِر ہو تو (شہادت اگرچہ اعلیٰ دَرَجہ کی سعادت ہے مگر) میں کمرے کے دروازے پر ملنے والی ایمان پر موت کو فوراً قبول کرلوں گا کہ کیا معلوم عمارت کے دروازے تک پہنچتے پہنچتے میرا دل بدل جائے۔ (احیاء العلوم، 1/394)

مدنی پھول: دل کو "قَلْب" اِسی لئے کہتے ہیں کہ یہ جب دیکھو مُنْقَلِب (مُن۔قَ۔لِب) ہو جاتا یعنی بار بار بدلتا رہتا ہے، رات کو دل میں آتا ہے کہ کل سے خوب عبادتیں اور رِیاضتیں کروں گا مگر صبح کو یہی دل بدل کر گناہوں کے دَلدل میں ڈال دیتا ہے۔ کبھی دل پر خوفِ خدا سے کپکپی طاری ہو جاتی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں تو کبھی گناہوں کی ایسی ضِد چڑھ جاتی ہے کہ اَلاَمان وَالحفیظ۔ دِل بھی کبھی تولہ ہے تو کبھی ماشہ۔ کاش! ایمان کی حفاظت کے جذبے پر اِستِقامت ملتی۔ صد کروڑ کاش! عافیت کے ساتھ ایمان پر موت کی تڑپ کو دنیا میں آسان زندگی گزارنے کے ارمان پر سبقت حاصل ہو جاتی۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص13)

پاکی کے 4 درجے

پاکی کے 4 درجے ہیں: ﴿1﴾ ظاہر کو ناپاکیوں، نجاستوں وغیرہ سے پاک کرنا ﴿2﴾ اَعضا کو جرائم اور گناہوں سے پاک کرنا ﴿3﴾ دِل کو بُرے اخلاق اور ناپسندیدہ عادتوں سے پاک کرنا ﴿4﴾ باطن کو اللہ پاک کے غیر سے پاک رکھنا اور یہ انبیائے کرام علیہم الصّلوٰۃُ والسّلام اور صِدِّیقین (یعنی اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم) کی پاکیزگی ہے۔ (احیاء العلوم، 1/397)

www.dawateislami.net

سب سے پہلی 4 بدعتیں

منقول ہے کہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد سب سے پہلے چار بدعتیں ظاہر ہوئیں: ﴿1﴾ چھلنی ﴿2﴾ اشنان (ایک قسم کی بُوٹی جو صابن کی طرح صفائی کا کام دیتی ہے) ﴿3﴾ اونچے دستر خوان (یعنی ٹیبل وغیرہ) ﴿4﴾ پیٹ بھر کر کھانا۔ (احیاء العلوم، 1/398)

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: اشنان کا استعمال اچھا ہے کیونکہ صفائی کے لئے دھونا مستحب ہے اور اشنان سے صفائی زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ رہا یہ کہ اُس وقت (ظاہری زمانۂ رسالت میں) اشنان استعمال نہ کیا جاتا تھا تو اس کی یہ وُجوہات ہوسکتی ہیں: ❀ اُس زمانہ میں اِس کی عادت نہ تھی ❀ یا مُیسّر نہ تھا ❀ یا وہ ایسے کاموں میں مشغول تھے جو (ظاہری) صفائی میں مُبالغہ سے زیادہ اہم تھے اور ان (یعنی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان) کا ایسا کرنا دھونے کے مُستَحَب میں رکاوٹ نہیں۔

(دوسری بدعت) آٹا چھان کر پکانے سے کھانے کو اچھا کرنا مقصود ہے اور یہ مُباح (یعنی اس کا کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز) ہے۔ ٹیبل پر کھانا بھی مباح ہے جبکہ غرور و تکبّر سے نہ ہو اور پیٹ بھر کر کھانا یہ ان میں سب سے سخت ہے کیونکہ یہ خواہشات میں ہَیجان (یعنی حرکت) اور دوا کے اسباب پیدا کرتا ہے۔

تنبیہ: یاد رہے! دستر خوان پر کھانا کھانا اگرچہ اَولیٰ ہے مگر ٹیبل، کرسی پر کھانا ناجائز یا مکروہ نہیں۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ چار چیزیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وصالِ ظاہری کے بعد پیدا ہوئیں تو اس سے ان کا ممنوع ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ قاعدہ یہ ہے کہ "وہ بدعت (یعنی نیا کام) منع ہے جو ثابت شدہ سنّت کے خلاف اور شریعت کے کسی کام کو ختم کرنے والا ہو جبکہ اس کا سبب باقی ہو۔" بعض اوقات جب اَسباب بدل جائیں تو نیا کام شروع کرنا واجب ہوتا ہے اور میز پر کھانا صرف اس لئے رکھا جاتا ہے کہ کھانا اونچا ہو جائے تاکہ کھانے میں

www.dawateislami.net

آسانی رہے اور اس طرح کے کاموں میں کَراہِیَت نہیں ہوتی۔(احیاءالعلوم،2/13)

کانوں کی صفائی

غسل خانے سے نکل کر کان کے سوراخ والی میل کو دور کیا جائے بعض اوقات یہ سَماعت (یعنی سننے کی طاقت) کو نقصان پہنچاتی ہیں۔(احیاءالعلوم،1/431)

ناخنوں کے میل کو "اُف" اور کانوں کے نیچے کے میل کو "تُف" کہا جاتا ہے۔ ارشادِ خُداوَندی ہے: ﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ﴾ (پ15، بنی اسرائیل:23) اس کی تفسیر میں ایک قول یہ ہے کہ والدین کو اتنی بھی تکلیف نہ دو جتنی تم ناخنوں کے میل کچیل سے محسوس کرتے ہو۔

(احیاءالعلوم،1/434)

راہِ آخرت کا مسافر

راہِ آخرت کا مسافر جب بھی کسی چیز کو دیکھتا ہے تو وہ اس کے لئے نصیحت اور آخرت کی یاد بن جاتی ہے۔(احیاءالعلوم،1/438)

اللہ کو طاق پسند ہے

طاق کو جُفت پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ "اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی وِتر (یعنی طاق) ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے۔" لہٰذا ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ بندے کا کوئی کام اللہ پاک کے اوصاف میں سے کسی وَصْف سے مُناسبت نہ رکھتا ہو۔ (جیسا کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دائیں آنکھ مبارک میں تین اور بائیں آنکھ میں (سُرمہ لگاتے وقت) دو سَلائیاں لگاتے تھے تاکہ مجموعہ (یعنی ٹوٹل) طاق ہو جائے۔)[1]

(احیاءالعلوم،1/443)

---

1 .....سُرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: ﴿1﴾ کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں ﴿2﴾ کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، ﴿3﴾ تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔

(شعب الایمان،5/218-219۔ 550 سنتیں اور آداب، ص38)

www.dawateislami.net

امام غزالی رحمۃُ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: اگر کہا جائے کہ (سُرمہ لگاتے وقت) بائیں آنکھ میں دو پر کیوں اِکتفا کیا گیا؟ حالانکہ یہ جُفت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا ضرورت کے تحت کیا گیا ہے کیونکہ ہر آنکھ میں طاق عدد میں لگانے سے اس کا مجموعہ جفت ہو جاتا۔ کیونکہ طاق اور طاق مل کر جفت ہو جاتے ہیں اور مکمّل کام کے مجموعے میں طاق کا خیال رکھنا ایک ایک میں طاق کا خیال رکھنے سے بہتر ہے۔ (احیاء العلوم، 1/444)

مومن کا نور

نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سفید بالوں کو اُکھیڑنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: هُوَنُوْرُ الْمُؤْمِن یعنی یہ مومن کا نور ہے۔ (احیاء العلوم، 1/451)

شرح: سفید بال اُکھیڑنا سیاہ خضاب کے معنٰی میں ہے اور اس کے مکروہ ہونے کی عِلّت گزر چکی ہے نیز سفید بال اللہ پاک کی طرف سے نور ہے اور ان سے منہ پھیرنا نورِ الٰہی سے منہ پھیرنا ہے۔ (احیاء العلوم، 1/451)

دو پَر والے

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو کوئی اللہ پاک کے لئے چالیس دن تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے اُس کے لئے دو آزادیاں لکھی جائیں گی، ایک نار سے دوسری نِفاق سے۔ (احیاء العلوم، 1/464۔ ترمذی، 1/274، حدیث: 241)

شرحِ حدیث: حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اس عمل کی برکت سے یہ شخص دنیا میں منافقین کے اَعمال سے محفوظ رہے گا، اسے اِخلاص نصیب ہوگا، قبر و آخرت میں عذاب سے نجات پائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/211)

www.dawateislami.net

تکبیرِ تحریمہ فوت ہو جانے کا غم

منقول ہے کہ بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم میں سے کسی کی تکبیرِ اُولیٰ (باجماعت نماز پڑھتے ہوئے پہلی تکبیر) فوت ہو جاتی تو تین دن افسوس کرتے اور اگر جماعت فوت ہو جاتی تو سات دن افسوس کرتے۔(احیاء العلوم،1/464)

تکبیرِ اُولیٰ نماز شروع کرتے وقت کہی جانے والی سب سے پہلی تکبیر (یعنی اللہُ اکبر کہنے) کو کہتے ہیں، اِس کو "تکبیرِ تحریمہ" بھی کہا جاتا ہے۔(فیضانِ نماز، ص191)

دعائیں زیادہ مانگو

صحابیِ نبی حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ "بندہ اللہ پاک سے زیادہ قریب سجدہ کرتے ہوئے ہوتا ہے تو اس میں دعائیں زیادہ مانگو۔" (احیاء العلوم،1/467)

سات چیزیں شیطان کی طرف سے

حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ نماز میں سات چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں: ﴿1﴾ نکسیر پھوٹنا ﴿2﴾ اُونگھ آنا ﴿3﴾ وسوسہ آنا ﴿4﴾ جماہی آنا ﴿5﴾ کُھجانا ﴿6﴾ اِدھر اُدھر توجّہ کرنا اور ﴿7﴾ کسی چیز سے کھیلنا۔(احیاء العلوم،1/490)

مَشقّت کے سِوا کچھ نہ ملا

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اور بہت سے قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ اُن کو اُن کے قیام سے سِوائے جاگنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

(احیاء العلوم،1/496۔ ابنِ ماجہ،2/320، حدیث:1690)

نماز مکمّل کرنے والے باطِنی اُمور

﴿1﴾ حضورِ قَلب ﴿2﴾ فَہم ﴿3﴾ تعظیم ﴿4﴾ ہَیبت ﴿5﴾ رَجا ﴿6﴾ حیا۔(احیاء العلوم،1/501)

www.dawateislami.net

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: نماز کا کمال، نماز کا نور، نماز کی خوبی فَہم وتدَبُّر و حضورِ قلب (یعنی خُشوع) پر ہے۔(فتاویٰ رضویہ،6/205) مطلب یہ کہ اعلیٰ درجے کی نماز وہ ہے جو خشوع کے ساتھ ادا کی جائے۔(فیضانِ نماز، ص282)

آنکھوں کا قفلِ مدینہ

عظیم تابعی بزرگ حضرتِ رَبیع بِن خَیثَم رحمۃُ اللہِ علیہ ہمیشہ سر اور آنکھیں جُھکائے رکھتے تھے حتّٰی کہ بعض لوگ آپ کو نابینا سمجھتے۔ آپ 20 سال حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ کے گھر حاضر ہوتے رہے، جب حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ کی کنیز انہیں (آتے) دیکھتیں تو عرض کرتیں: "آپ کے نابینا دوست تشریف لائے ہیں۔" حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ اس کی بات سن کر مسکرا دیتے۔

حضرتِ ربیع بن خیثم رحمۃُ اللہِ علیہ جب دروازہ بجاتے، کنیز باہر نکلتیں تو انہیں سر اور آنکھیں جھکائے دیکھتیں۔ حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو اِس طرح دیکھتے تو فرماتے: خدا کی قسم! اگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمہیں دیکھتے تو تم سے خوش ہوتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کو پسند فرماتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کو دیکھ کر مسکرا دیتے۔(احیاء العلوم،1/529)

60 سال کی عبادت سے افضل

حضور نبیِ اکرم، نورِ مُجسَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: "عادل بادشاہ کا ایک دن 60 سال کی عبادت سے افضل ہے۔" (معجم کبیر،11/227، حدیث:11932۔ احیاء العلوم،1/537 بتغیرٍ)

مختصر نماز

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے

www.dawateislami.net

تو مختصر پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور، بوڑھے اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں۔
(مسلم، ص192، 193، حدیث:1046-1050۔ احیاء العلوم، 1/545)

شرح: نماز میں تخفیف سے مراد ایسی نماز ہے جو مختصر بھی ہو اور اس کے ارکان، واجبات اور سُنَن مکمل بھی ہوں، یہ مطلب نہیں کہ مَعَاذَ اللہ! نماز کے ارکان ہی پورے ادا نہ ہوں جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ہلکی نماز (یعنی اِختصار) سے یہ مراد نہیں کہ سنّتیں چھوڑ دیں یا اچھی طرح ادا نہ کریں بلکہ مراد یہ ہے کہ نماز کے اَرکان دَراز نہ کرے بقدرِ کِفایت ادا کرے جیسے رکوع سجدے کی تسبیحیں تین بار کہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/203)

آدابِ جمعہ

﴿1﴾ جمعرات سے ہی جُمعہ کی تیاری کرے، عصر کے بعد دُعا و اِستِغفار میں مشغول ہو جائے کیونکہ یہ جمعے کی گھڑی کے مقابل وقت ہے۔ ﴿2﴾ زینت اختیار کرنا۔ ﴿3﴾ جامع مسجد کی طرف جلدی جانا۔ ﴿4﴾ مسجد میں داخل ہونے کے آداب۔ ﴿5﴾ حاضرین کا اَدب۔ ﴿6﴾ پہلی صف کی کوشش کرنا۔ ﴿7﴾ خطبے کے آداب۔ ﴿8﴾ نمازِ جمعہ کے آداب۔ ﴿9﴾ مسجد میں ٹھہرے رہنا۔ (احیاء العلوم، 1/557 تا 573)

غم کم اور عقل زیادہ

کروڑوں شافِعیُّوں کے امام حضرتِ امام محمد بن اِدریس شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو اپنا لباس صاف رکھے اس کے غم کم ہو جائیں گے اور جو خوشبو لگائے اس کی عقل میں اضافہ ہو گا۔ (احیاء العلوم، 1/561)

تین اعمال

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین عمل ایسے ہیں اگر لوگ

www.dawateislami.net

جان لیں کہ ان میں کیا اجر ہے تو انہیں پانے کے لئے اونٹوں پر سوار ہو جائیں: ﴿1﴾ اذان ﴿2﴾ صفِ اوّل اور ﴿3﴾ جمعہ کے لئے جلدی جانا۔(احیاء العلوم،1/562)

دیدارِ الٰہی

کہا جاتا ہے کہ اللہ پاک کے دیدار کے وقت سب سے زیادہ قُرب اُن لوگوں کو حاصل ہوگا جو سویرے سویرے نمازِ جمعہ کے لئے جاتے ہیں۔(احیاء العلوم،1/563)

صحابیِ رسول حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ (ایک بار روزِ جمعہ) صبح سویرے جامع مسجد میں تشریف لائے تو تین آدمیوں کو موجود پایا جو جلدی کرنے میں ان سے پہل لے گئے تھے۔ آپ رضی اللہُ عنہ غمگین ہو گئے۔(احیاء العلوم،1/564)

سارا ہفتہ شیطان سے حفاظت

جب جمعہ سے فارغ ہو تو بغیر کلام کئے سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور مُعَوِّذَتَین (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس) سات سات بار پڑھے۔ بعض بزرگوں رحمۃُ اللہِ علیہم سے منقول ہے کہ جس نے ایسا کیا وہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک محفوظ رہا اور یہ اس کے لئے شیطان سے بچاؤ ہے۔(احیاء العلوم،1/571)

مخلوق سے بے نیازی اور حصولِ رزق کی دعا

جمعہ کے بعد یہ کہنا بھی مستحب ہے: ”اَللّٰھُمَّ یَاغَنِیُّ یَاحَمِیْدُ یَامُبْدِئُ یَامُعِیْدُ یَارَحِیْمُ یَاوَدُوْدُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یعنی اے اللہ پاک! اے غنی! اے حمد والے! اے ابتداءً پیدا کرنے والے! اے (روزِ قیامت) لوٹانے والے! اے رحم فرمانے والے! اے محبت کرنے والے! مجھے اپنے حلال کے ساتھ حرام سے اور اپنے فضل کے ساتھ ماسِوا سے بے نیاز کر دے۔“

www.dawateislami.net

منقول ہے کہ جو اس پر ہمیشگی اختیار کرے اللہ پاک اسے مخلوق سے بے نیاز کر دیتا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گُمان بھی نہیں ہوتا۔(احیاء العلوم،1/572)

جمعہ کا پورا دن (اعمالِ) آخرت کے لئے مقرّر کر دے اور دنیاوی مشغولیات سے رُک جائے، اَوراد و وَظائف کی کثرت کرے۔(احیاء العلوم،1/583)

نمازِ باجماعت کی فضیلت

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: نماز میں اپنے بھائیوں کو نہ پاؤ تو انہیں تلاش کرو۔ اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرو۔ اگر تندرست ہوں تو انہیں جِھڑکو۔ جِھڑکنے سے مُراد جماعت چھوڑنے پر تنبیہ کرنا ہے اور اس میں سُستی نہیں کرنی چاہئے۔(احیاء العلوم،1/593)

ظہر کی چار سنّتوں کی فضیلت

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے زَوال کے بعد چار رکعتیں پڑھیں ان میں اچھی طرح قراءَت کی اور رُکوع و سُجود کیا اس کے ساتھ 70 ہزار فرشتے نماز پڑھتے اور رات تک اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔(احیاء العلوم،1/596)

سب سے اچھا عمل

حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔(مسلم، ص307، حدیث:1828۔ احیاء العلوم،1/626)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دائمی عمل اگرچہ تھوڑا ہو اچھا ہے اور عارضی عمل اگرچہ زیادہ ہو اتنا اچھا نہیں۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ دُرُود و وَظائف شروع

www.dawateislami.net

کر کے چھوڑے نہیں، جب زبان بند ہو اور موت آئے تب یہ اعمال بند ہوں، ان کا ماخذ یہ حدیث ہے۔(مراٰۃ المناجیح،2/263)

گھر آنے جانے کے وقت نفل پڑھنا

گھر میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت دو رَکعت نفل (پڑھنا مستحب) ہے۔ مصطفٰی جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم اپنے گھر سے نکلو تو دو رَکعت نماز پڑھ لو یہ تمہیں بُرے نکلنے سے باز رکھیں گی اور جب گھر میں داخل ہو تو دو رکعت پڑھ لو یہ تمہیں بُرے داخلے سے محفوظ رکھیں گی۔(احیاء العلوم،1/627۔شعب الایمان،3/124،حدیث:3078)

ہر کام شروع کرنے میں اللہ پاک کے نام سے برکت حاصل کیجئے

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: بعض صالحینِ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم (یعنی اللہ پاک کے نیک بندے) جب کچھ کھاتے یا پانی پیتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ اسی طرح انہیں جو معاملہ بھی پیش آتا اس وقت دو رَکعت نماز پڑھتے۔ اس کے تین درجے ہیں:

﴿1﴾ بعض کام کئی بار کئے جاتے ہیں جیسے کھانا پینا تو ان کا آغاز تَسمِیَہ (یعنی بسم اللہ) سے کیا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو بھی اہم کام بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر شروع نہیں کیا جاتا وہ اَدھورا رہ جاتا ہے۔“ (جامع صغیر، ص391، حدیث:6284 بتغیرٍ قلیلٍ)

﴿2﴾ کئی کام ایسے ہیں جو بار بار نہیں کئے جاتے لیکن وہ اہم ہوتے ہیں۔ جیسے نکاح کرنا اور نصیحت و مشورہ کی ابتدا۔ اس صورت میں مستحب یہ ہے کہ اللہ پاک کی حمد سے شروع کرے۔ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کی عادت تھی کہ کوئی پیغام بھیجتے یا نصیحت اور مشورہ کرتے تو حمدِ الٰہی سے آغاز کرتے۔

www.dawateislami.net

﴿3﴾ جس عمل میں تکرار تو نہیں ہوتا لیکن جب کیا جائے تو دیرپا ہوتا ہے گویا وہ بھی اہم کام ہوتا ہے۔ جیسے سفر کرنا، نیا گھر خریدنا، احرام باندھنا یا اس جیسے دیگر اعمال۔ لہٰذا ان سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا مستحب ہے۔ اس کا سب سے کم درجہ گھر سے نکلنا اور داخل ہونا ہے کیونکہ یہ بھی قریبی سفر کی ایک قسم ہے۔(احیاءالعلوم،1/628)

بُخل کا علاج

بُخل کی عادت یوں ختم ہوسکتی ہے کہ انسان مال خرچ کرنے کا عادی ہو جائے کیونکہ کسی چیز کی محبت اسی صورت میں ختم ہوسکتی ہے کہ انسان اس کے چھوڑنے پر نفس کو مجبور کرے یہاں تک کہ وہ اس کی عادت بن جائے۔(احیاءالعلوم،1/653)

چُھپا کر نفلی صدقات کرنے کا مُنفَرِد انداز

علمائے کرام کے ایک گروہ نے چھپا کر (نفلی) صدقہ دینے میں مُبالغہ (یعنی حد سے زیادہ انداز ختیار) کیا یہاں تک کہ انہوں نے کوشش کی کہ صدقہ لینے والا دینے والے کو نہ پہچان سکے۔ ان میں سے بعض تو نابینا کے ہاتھ میں صدقہ دیتے، بعض فقیر کے راستے میں ڈال دیتے اور اس کے بیٹھنے کی جگہ رکھ دیتے جہاں سے وہ دیکھ لیتا لیکن دینے والا نظر نہ آتا، بعض سوئے ہوئے فقیر کے کپڑے میں باندھ دیتے، بعض کسی دوسرے کے ہاتھ فقیر کی طرف بھیج دیتے تاکہ وہ دینے والے کو نہ جانے اور کہہ دیتے کہ اسے ہمارے بارے میں نہ بتائے۔(احیاءالعلوم،1/656)

مالدار کا راہِ خدا میں مال خرچ نہ کرنے کا وَبال

حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

www.dawateislami.net

کعبۂ مُشَرَّفَہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، میں خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا تو مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: ”ربِّ کعبہ کی قسم! وہ خسارہ پانے والے ہیں۔“ میں نے عرض کی: وہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: ”کثرتِ مال و دولت والے مگر وہ لوگ جو اپنے آگے پیچھے، دائیں بائیں اِس طرح اُس طرح خرچ کریں اور ایسے لوگ بہت کم ہیں اور جو اونٹ، گائے اور بکری کا مالک زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو وہ جانور بروزِ قیامت پہلے سے زیادہ موٹے تازے ہو کر آئیں گے، اسے اپنے سینگوں سے ماریں گے اور کُھروں سے روندیں گے جب آخری گزر جائے گا تو پہلا دوبارہ آجائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔“

(احیاء العلوم، 1/636۔ مسلم، ص385، حدیث:3200)

قُطبُ الاولیا، شیخ عبد اللہ عَیْدروس رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے کئی سال اِحیاءُ العلوم کا مطالعہ کیا اور ایک حرف کو بار بار پڑھا اور اس میں غور و فکر کیا تو ہر دن میرے سامنے بڑے بڑے راز اور علم ظاہر ہوئے جو پہلے مجھے حاصل نہ تھے، اگر اللہ پاک فوت شدہ لوگوں کو زندہ کر دے تو وہ زندہ لوگوں کو صرف اِن باتوں کی وصیّت کریں جو احیاءُ العلوم میں ہیں۔

(احیاء العلوم، 5/359)

سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر ”اِحیاءُ العلوم“ کتاب کے ایک ایک صفحے کو ملاحظہ فرما کر فرمایا: خدا کی قسم! یہ تو بہت اچھی ہے۔ اسی طرح شیخین کریمین رضی اللہُ عنہما نے بھی دیکھا اور یہی فرمایا۔ نیز ایک صاحب جو اس کتاب کا رَد کرتے تھے اُن کو سزا دی گئی۔ (احیاء العلوم، 1/25 ملخصًا)

www.dawateislami.net

فہرست

عُلما کی اقسام	1	اللہ کو طاق پسند ہے	10
مُشرک ناپاک ہیں	2	مومن کا نور	11
علم کو اپنا سب کچھ دے دو	2	تکبیرِ تحریمہ فوت ہو جانے کا غم	12
علم و عمل کی پہچان	3	دعائیں زیادہ مانگو	12
علم عمل کو پکارتا ہے	4	مَشقَّت کے سِوا کچھ نہ ملا	12
خود پسندی کا خوف	4	نماز مکمّل کرنے والے باطنی اُمور	12
اِخلاص والے بھی ڈر رہے ہیں	4	آنکھوں کا قفلِ مدینہ	13
علم تین ہیں	4	60 سال کی عبادت سے افضل	13
میں نہیں جانتا	4	مختصر نماز	13
زیادہ علم والے کی نشانی	5	آدابِ جمعہ	14
سیکھے ہوئے علم پر عمل کی فضیلت	5	غم کم اور عقل زیادہ	14
حصولِ علم کے ذریعے	5	دیدارِ الٰہی	15
اللہ دیکھ رہا ہے	6	سارا ہفتہ شیطان سے حفاظت	15
نُور کے 70 حِجابات	6	نمازِ باجماعت کی فضیلت	16
تعریف پر پُھولنا	7	ظہر کی چار سنّتوں کی فضیلت	16
ایمان کب چِھن جاتا ہے؟	7	سب سے اچھا عمل	16
سزا بُرا خاتمہ	7	گھر آنے جانے کے وقت نفل پڑھنا	17
اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر و ایمان پر خاتمہ	8	بُخل کا علاج	18
سب سے پہلی 4 بِدعتیں	9	چُھپا کر نفلی صدقات کرنے کا مُنفَرِد انداز	18
کانوں کی صفائی	10	مالدار کا راہِ خدا میں مال خرچ نہ کرنے کا وَبال	18

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net